بسم اللہ الرحمن الرحیم

Product Hunting کرکے رقم حاصل کرنا کیسا؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ
کوئی شخص ہمارے پاس آتا ہے اور وہ Product Hunting کرنے کا کہتا ہے یعنی کہتا ہے کہ آپ مختلف ویب سائٹس وغیرہ سے یہ تلاش کرکے دیں کہ اس وقت آن لائن مارکیٹ میں کس چیز کی مانگ زیادہ ہے اگر آپ ہمیں یہ تلاش کر دیتے ہیں تو اس کے بدلے آپ کو ایک فکس رقم مثلا 10 ہزار روپیہ دیں گے۔ اب اس میں دو صورتیں ہوتی ہیں:
(الف) بسا اوقات ہم نے وہ کام پہلے سے کرکے رکھا ہوتا ہے تو ہم اسے بتا دیتے ہیں کہ یہ ہم نے کام کرکے اپنے پاس رکھا ہوا ہے، آپ کو اتنی رقم کے بدلے وہ کام دے دیتے ہیں تو وہ اس پر ایگری ہو جاتا ہے چنانچہ اس کا پروف اور سکرین شارٹس وغیرہ تحریری شکل میں ہمارے پاس ہوتے ہیں، وہ ہم اسے دیتے ہیں اور اس کے بدلے مخصوص رقم اس سے لے لیتے ہیں۔
(ب) بعض اوقات ہمارے پاس وہ کام پہلے سے کیا ہوا نہیں ہوتا تو ایسی صورت میں پھر ہم ڈیل کر لیتے ہیں کہ ٹھیک ہے ہم تلاش کر کے دیں گے اور اس کے بدلے مخصوص رقم لیں گے۔ اس پر وہ وقت دیتا ہے کہ مثلاً ایک ہفتے کے اندر اندر مجھے کرکے دے دیں۔ ویب سائٹ پر ڈیٹا موجود ہوتا ہے، مخصوص کوڈ وغیرہ خریدتے ہیں تو اس مطلوبہ مقام پر پہنچ جاتے ہیں، جہاں سے تلاش کرنا ہوتا ہے اور پھر ہم کوشش کرتے ہیں کہ مقررہ وقت میں کام ہو جائے، جب ہو جاتا ہے تو اسے سکرین شارٹس وغیرہ تحریری چیزیں اسے دے دیتے ہیں اور اس سے مخصوص رقم وصول کر لیتے ہیں۔ شرعی رہنمائی فرمائیں کہ:
(1) پہلی صورت میں جب کام ہمارے پاس پہلے سے کیا ہوا ہوتا ہے اس صورت میں تحریری ثبوت اور شکرین شارٹس دے کر مخصوص رقم لینا کیسا ہے؟
(2) دوسری صورت میں جب کام ہمارے پاس پہلے سے کیا ہوا نہیں ہوتا تو تلاش کرکے اسے سکرین شارٹس وغیرہ تحریری چیزیں دے کر اس کے بدلے مخصوص رقم لینا کیسا ہے؟

جواب

(1) پہلی صورت میں جو تحریری پروف اور شکرین شارٹس وغیرہ آپ کے پاس پہلے سے موجود ہوتے ہیں، وہ سب ایک پیج وغیرہ پر جمع کرکے، اس کی مخصوص قیمت وصول کر سکتے ہیں اور یہ قیمت باہمی رضامندی سے کچھ بھی مقرر کی جا سکتی ہے۔

قرآن پاک میں ارشاد خداوندی ہے : ﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوْۤا اَمْوَالَكُمْ بَیْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ اِلَّاۤ اَنْ تَكُوْنَ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ مِّنْكُمْ﴾ ترجمہ کنزالایمان : اے ایمان والو آپس میں ایک دوسرے کے مال ناحق نہ کھاؤ مگر یہ کہ کوئی سودا تمہاری باہمی رضامندی کا ہو۔ (سورۃ النساء، پ05، آیت29)

بہار شریعت میں ہے "بہت سے لوگ تعویذ کا معاوضہ لیتے ہیں یہ جائز ہے اس کو اجارہ کی حد میں داخل نہیں کیا جاسکتا بلکہ بیع میں شمار کرنا چاہیے یعنی اُتنے پیسوں یا روپے میں اپنے تعویذ کو بیع کرتا ہے مگر یہ ضرور ہے کہ تعویذ ایسا ہو کہ اُس میں شرعی قباحت نہ ہو جیسے ادعیہ اور آیات یا ان کے اعداد یا کسی اسم کا نقش مظہر یا مضمر لکھا جائے۔" (بہار شریعت، ج3، حصہ14، ص147، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

(2) دوسری صورت میں جو اجارہ ہے وہ کام پر ہے اور کام متعین ہوتا ہے کہ اس اس طرح کی چیز تلاش کر کے دیں اور جہاں سے تلاش کرنا ہوتا ہے وہ ڈیٹا وغیرہ بھی موجود ہوتا ہے۔ لہذا کام میں جہالت بھی نہیں اور غرر بھی نہیں تو یہ کام کا اجارہ درست ہے۔ اور اس پر مخصوص اجرت وصول کرنا بھی درست ہے۔ اور یہ اجیر مشترک والی صورت ہے کہ اس میں وقت کا جو ذکر ہے، وہ عام طور پر تعجیل کے لیے ہوتا ہے تاکہ جلد از جلد کام ہو جائے، خاص وقت پر اجارہ کرنا مقصود نہیں ہوتا جیسے درزی کو کہا جائے کہ اگلے ہفتے فلاں تاریخ کو ہماری شادی ہے، اس سے پہلے کپڑے سلائی ہو جائیں یا عید کے موقع پر دیئے جاتے ہیں عید پر پہننے کے لیے تو یہاں بھی اگرچہ وقت کا ذکر ہوتا ہے لیکن وہ بطور تعجیل ہوتا ہے، خاص وقت پر اجارہ کرنا مقصود نہیں ہوتا۔ پھر یہ بھی ہے کہ یہاں ایک وقت میں ایک کا کام کرنا ہی متعین نہیں ہوتا بلکہ کسی اور کا بھی کام کر سکتا ہے۔

فتاوی ہندیہ میں ہے "والإجارة على العمل إذا كان معلوما صحيحة بدون بيان المدة" ترجمہ : اور کام جب معلوم ہو تو کام پر اجارہ، مدت کے بیان کیے بغیر بھی درست ہے۔ (فتاوی ہندیہ، کتاب الاجارۃ، ج04، ص500، کوئٹہ)

درمختار میں ہے "(الأجراء على ضربين: مشترك وخاص، فالأول من يعمل لا لواحد) كالخياط ونحوه (أو يعمل له عملا غير مؤقت) كأن استأجره للخياطة في بيته غير مقيدة بمدة كان أجيرا مشتركا وإن لم يعمل لغيره (أو موقتا بلا تخصيص) كأن استأجره ليرعى غنمه شهرا بدرهم كان مشتركا، إلا أن يقول: ولا ترعى غنم غيري "الأجراء على ضربين: مشترك وخاص، فالأول من يعمل لا لواحد) كالخياط ونحوه (أو يعمل له عملا غير مؤقت) كأن استأجره للخياطة في بيته غير مقيدة بمدة كان أجيرا مشتركا وإن لم يعمل لغيره (أو موقتا بلا تخصيص) كأن استأجره ليرعى غنمه شهرا بدرهم كان مشتركا، إلا أن يقول: ولا ترعى غنم غيري" ترجمہ : اجیر کی دو قسمیں ہیں : (1) اجیر مشترک (2) اور اجیر خاص۔ اجیر مشترک وہ ہوتا ہے جو کسی ایک آدمی کے لئے کام نہیں کرتا جیسا کہ درزی وغیرہ، یا ایک آدمی کے لئے کام کرتا ہے لیکن وقت مقرر نہیں ہوتا مثلاً کسی نے درزی کو اپنے گھر میں کپڑے سینے کے لئے اجیر رکھا اور مدت کے ساتھ مقید نہیں کیا تو وہ اجیر مشترک ہوگا اگرچہ اس وقت کسی اور کے لئے کام نہ کرے یا مقررہ وقت میں کام کرے لیکن بغیر تخصیص کے مثلاً کسی نے کسی آدمی کو اجیر رکھا تاکہ وہ ایک درہم کے بدلے ایک مہینہ اس کی بکریاں چرائے تو یہ بھی اجیر مشترک ہوگا، ہاں اگر وہ کہہ دے کہ کسی اور کی بکریاں نہیں چراؤ گے تو اجیر مشترک نہ رہے گا۔ (الدر المختار مع رد المحتار، کتاب الاجارۃ، باب ضمان الاجیر، ج9، ص107-108، کوئٹہ)

بہارشریعت میں ہے "اجیر دو قسم کے ہیں : اجیر مشترک واجیر خاص ۔ اجیر مشترک وہ ہے جس کے لیے کسی وقت خاص میں ایک ہی شخص کا کام کرنا ضروری نہ ہو اُس وقت میں دوسرے کا بھی کام کرسکتا ہو، جیسے دھوبی، خیاط، حجام، حمال وغیرہم جو ایک شخص کے کام کے پابند نہیں ہیں اور اجیر خاص ایک ہی شخص کا پابند ہوتا ہے ۔ کام میں جب وقت کی قید نہ ہو اگرچہ وہ ایک ہی شخص کا کام کرے یہ بھی اجیر مشترک ہے ۔ ۔ ۔ یوہیں اگر وقت کی پابندی ہے مگر دوسرے کا بھی اس وقت میں کام کرنے کی اجازت ہے مثلاً چرواہے کو بکریاں چرانے کو ایک روپیہ ماہوار پر رکھا مگر یہ نہیں کہا ہے کہ دوسرے کی بکریاں نہ چرانا تو یہ بھی اجیر مشترک ہے اور اگر یہ طے ہو جائے کہ دوسرے کی بکریاں نہیں چرائے گا تو اجیر خاص ہے ۔ اجیر مشترک میں اجارہ کا تعلق کام سے ہے لہٰذا وہ متعدد اشخاص کے کام لے سکتا ہے اور اجیر خاص میں اُس مدت کے منافع کا ایک شخص کو مالک کر چکا لہٰذا دوسرے سے عقد نہیں کرسکتا ۔ " (بہار شریعت، ج03، حصہ14، ص155، مکتبۃ المدینہ)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب : ابو حفص مولانا محمد عرفان عطاری مدنی

مصدق : مفتی محمد ہاشم خان عطاری

فتوی نمبر : GRW-0550

تاریخ اجراء : 25 صفر المظفر 1444ھ / 22 ستمبر 2022ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net